رجسٹرڈ انگلشیہ نمبر

فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

مملکت

ہفتہ وار

ایڈیٹر

میر حسن الدین بی اے ال ال بی (عثمانیہ)

رجسٹرڈ آصفیہ نمبر ۱۰

شرح چندہ
سالانہ .... ے
ششماہی .... ے
سہ ماہی .... [illegible]

شرح چندہ
سالانہ .... ے
ششماہی .... ے
سہ ماہی .... [illegible]

قیمت فی پرچہ (۲)

قیمت فی پرچہ [illegible]

جلد ۴ | ۲۷ بہمن ۱۳۵۴ف | ۱۳ محرم ۱۳۶۴ھ | ۳۰ ڈسمبر ۱۹۴۴ء شنبہ | نمبر ۳۹

وائسرائے کی تقریر پر رائے عامہ کا ردعمل

قومی حکومت کا ایک جدید تصور

کینیڈین "ٹائمز آف انڈیا" میں لکھتا ہے کہ سیاسی ہندوستان کو یہ مشکل کوئی ایسا [illegible] جو وائسرائے کے اس مشورہ کو اہمیت دیتا ہو جو انھوں نے اسوسی ایٹیڈ چیمبرس آف کامرس کو مخاطب کرتے ہوئے دیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہر گوشہ میں اس تقریر پر ردعمل مخالفانہ رہا ہے۔ [illegible] کا جو خیر مقدم کیا گیا ہے وہ گل براتی کے خلاف [illegible] کا اظہار ہے لیکن اگر ہندو رائے عامہ اس کو پسند کرتی ہے تو لیگ کے حلقے اس سے سخت ناراض ہیں۔

وائسرائے کی تقریر کا اہم حصہ وہ ہے جس میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ اقدام ہندوستان کے قائدین کی جانب سے ہونا چاہئے نہ کہ برطانیہ کی جانب سے۔ یہ کہ ہندوستان کو پاکستان جیسے گل براتی اور نیز ہندوستان چھوڑ دو کے [illegible] اور ستیاگرہ کی گولیوں کو ترک کرکے برطانیہ کے ارادوں پر ایمان لانا اور تازہ ہوا کھانا اور کھیتوں میں کام کرنے کے طریقے اختیار کرنا چاہئے۔ اور یہ کہ وائسرائے موجودہ کونسل کی بجائے ایک قومی حکومت کو دیں گے جو اہم سیاسی جماعتوں پر مشتمل ہوگی لیکن ایسی حکومت کو صاف اور قطعی طور پر موجودہ دستور کے چوکھٹے کے اندر کام کرنا ہوگا اور موجودہ دستور کیا دوران جنگ میں کوئی تغیر ممکن نہیں اور اس کا اصل کام سیاسی [illegible] کا انسداد کرنا [illegible] زبانی نہیں بلکہ عمل میں لانا ہے ——— اس مشورہ کے

ہر جز و پر شدت کے ساتھ تنقید کی گئی۔

بہت کم لوگ اس بات کو تسلیم کرنے تیار ہیں کہ برطانیہ کوئی مزید اقدام نہیں کر سکتا۔ مثلاً اخبار "لیڈر" تحریر کرتا ہے کہ [illegible] کا فیصلہ کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ برطانوی تدبر دیوالیہ ہو گیا ہے۔ یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کے تعلق سے برطانیہ کی ذمہ داری کا تقاضا ہے کہ وہ کوئی اقدام کرے۔

بعض حلقے یہ تسلیم کرنے تیار ہیں کہ ہندوستان جو ادویات استعمال کر رہا ہے وہ بے سود ثابت ہوئی ہیں اور یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ مریض نے ان ادویات کو اب ترک کر دیا ہے۔ [illegible] اگست ۱۹۴۲ء کی قرارداد کو عملاً [illegible] کر چکے ہیں اور ستیاگرہ کی گولیاں [illegible] ہیں مگر ڈاکٹر کا [illegible] کہ مریض [illegible] گولیاں ابھی استعمال کر رہا ہے [illegible] جسم میں زہر پھیلا رہا ہے۔ بعض لوگ ان ادویات کو ترک کرنے تیار نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہندوستان کے باشندوں کو آزادی کے [illegible] میں ان ادویات سے بڑی تقویت پہنچی ہے۔

[illegible] سے جو طبی استعارہ استعمال کیا ہے اس پر بہت سے لوگ نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ وہ سوال کرتے ہیں کہ جو ڈاکٹر صرف علامات مرض کا علاج کرتا ہو اور [illegible] اصل سبب کو نظر انداز کر دیتا ہو کیا علاج کرنے کی اہلیت رکھتا ہے؟ ایک نقاد کا خیال ہے کہ [illegible] علامات پر [illegible] ڈاکٹر پر اعتقاد کا سوال ہے جو اس مرض کو دور [illegible] لوگ ایمان لے آئے تو ایک عطائی طبیب [illegible] دیتے ہیں۔ ایک نقاد دریافت کرتا ہے کہ اگر وہ ہندوستان کے باشندوں سے [illegible] کہتے ہیں کہ وہ برطانیہ کے [illegible] پر ایمان لائیں گے تو وہ خود ہندوستانی [illegible] کیوں نہیں رکھتے؟

لارڈ ویول نے موجودہ اگزیکیٹو کونسل کی جو ستائش کی ہے جو زیادہ تر ہندوستانی ارکان پر مشتمل ہے [illegible] نظر آتے ہیں۔ ایک نقاد نے تحریر کیا ہے کہ جاپان [illegible] کہ [illegible] کی قومی حکومت ہندوستان کی [illegible] حکومت سے زیادہ قومی ہے۔ "ہندوستان ٹائمز" وائسرائے سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس قومی حکومت کی تفصیلات پیش کریں جو ان کے ذہن میں ہے۔ اگر یہ تفصیلات ایسی ہوں [illegible] محسوس کریں [illegible] وفاداری اور قومی خود داری [illegible] برقرار [illegible] تو پیش کش [illegible] "ہندوستان ٹائمز" [illegible] حکومت برطانیہ کا وعدہ کہ دوران جنگ میں کوئی اہم دستوری تبدیلی مشکل ہے [illegible] قابل احترام ہوتا اگر موجودہ دستور کے چوکھٹے کے اندر قومی حکومت قائم کرنے کے مطالبہ کی تکمیل کے لئے کوئی حقیقی کوشش کی جاتی۔

وائسرائے نے کانگریسی لیڈروں کی رہائی کے متعلق کچھ نہیں کہا [illegible] دیر نہیں ہوئی [illegible] حکومت کے [illegible] کے بعض حلقوں [illegible] شروع ہوئی ہیں۔

[illegible] کو [illegible] متعلق لیگ کی [illegible] کیا گیا ہے [illegible] [illegible] سمجھا [illegible] تو [illegible]

مملکت ہفتہ وار

جلد ۲	۲۰ دسمبر ۱۹۴۱ء	نمبر ۳

اتحادیوں کی فتح یقینی ہے مگر ـــــ

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ... جرمنی سے ... گزشتہ دو ہفتوں میں کئی ... ان سے ... کے مشہوروں میں ... ایک ... واضح ہو ... سالاری ... ہو گئی ہے۔ جنگ کے آخری نتیجہ پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا کیونکہ یہ جنگ وسائل کی جنگ ہے اسی فریق کو فتح نصیب ہوگی جس کے وسائل زیادہ وسیع ہوں۔ جرمنی کے وسائل گزشتہ پانچ سال کے دوران میں استعمال ہو چکے ہیں اس کی موجودہ کوششیں ... کی ... سے پہلے ... جو ... ہو ... امریکہ، برطانیہ، کنیڈا، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، ہندوستان کی اجتماعی عسکری قوت ایک ... سے ... جرمنی ... کا ... ایک اہم واقعہ ... اور روس ... کے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ وہ ... جنگ ... فوجی ... سکے گی ... ہو سکتی ہے ... کا دارومدار ... موجود ... ہیں

اور روس میں قدمی کوشش کی آخری ... جرمنی سے اس قسم کی ترکیبیں منسوب کی جا رہی ہیں مگر وہ حقیقت پر مبنی ... ان سے بھی جرمنوں کی اندرونی کمزوری کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً ایک بات یہ کہی جا رہی ہے کہ انھوں نے مغربی محاذ کی فوجیں وہاں بھیج کر ادھر کی ... ہیں۔ دوسری بات یہ کہی جا رہی ہے کہ انھوں نے مشرقی سپاہیوں پر ایسی گرفتاری کے وقت ... کا ... جیسا کہ ہم نے ابھی کہا یہ ساری ترکیبیں احساس پستی کا پتہ دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہٹلر اور گوبلز کا سکوت اور دوسری جانب اتحادی مدبرین کی خود اعتمادی بھی صورت حال کا صحیح جائزہ لینے میں مدد دیتی ہیں۔ اور بالآخر یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ اتحادیوں کی آخری فتح یقینی ہے۔

سوویٹ روس جیسے عسکری قوت اور وسائل جنگ ... کو بھی ... ہے لیکن اس سے ہٹ کر بھی اخلاقی قوت ایک اہم ضرورت ہے۔ جہاں تک مقاصد جنگ کا تعلق ہے بہت سے ہندوستانی اتحادیوں کی تائید کرتے ہیں لیکن گزشتہ ہفتہ دو ایسے واقعات پیش آئے جو اخلاقی نقطۂ نظر سے اتحادیوں کے موقف کو کمزور کرتے ہیں۔

(۱) ایک واقعہ یہ ہے کہ پریسیڈنٹ روزولٹ نے منشور اوقیانوس کے وجود ہی سے انکار کر دیا

(۲) دوسرا واقعہ ... ہندوستان کے ... معاملات ... کی ... مخالفت ہے۔

ان دو واقعات کے علاوہ اخبارات میں یہ خبر بھی شائع ہوئی ہے ـــــ لیکن اس کی تردید نہیں ہوئی ـــــ

کہ ... نے ساری دنیا کے ... حق ... ہیں ... سے اتحادی ... کو ... نہیں ملتی ہے۔

ہندوستان سے متعلق ... کی ... اور دیگر اتحادی ... کو ... ہے۔ اس چیز کو اتحادیوں کے ... ہندوستان ... اور ... ترقی ... معقول ... ہیں اور ... تو ... رہتے ہیں۔ اگر مسٹر چرچل ... نہ کریں بلکہ اخلاقی ... کے ساتھ ... اپنے ساتھیوں کے خلاف موقف کی ... کریں تو اتحادیوں کی فتح میں کوئی بنیادی ... حائل نہیں ہو سکتے۔

مشرقی ایشیا میں اتحادی قوت نہایت ... اپنا مظاہرہ کر رہی ہے ... میں ... کی ... کی ... پیش قدمی آنے والی فتح کی بشارت دے رہی ہے۔ ... ہندوستان کے لئے ... موجب ... ہے کہ اب ... کا خطرہ باقی نہیں رہا۔ ... کے ... خود ... کی ... سے ... ہیں۔

غرض ... کی ... کے باوجود اتحادیوں کو ... سے ... جنگ کے اخلاقی ... کی ضرورت ... باقی ہے۔

کلیہ تربیت جسمانی

ناظم معلومات ... سے ہم ... دو تین سال سے ایک ... ہو ... آہستہ آہستہ تربیت جسمانی کے ... سے ... جا رہے ہیں۔ گزشتہ ... میں ... تربیت جسمانی کے مسائل کو تفصیل سے دیکھنے ... کا موقع ... جناب احمد صاحب فاروقی کے ... انھوں نے نہایت ... اور ... کے ساتھ ... تربیت کے بنیادی اصولوں کو سمجھانے کی زحمت گوارا کی۔ ... دیگر ... سے بھی ... اور جوش کے ساتھ ... ہیں ... خوشی ... معلوم ہوتی ہے ... کو مبارکباد دیتے ہیں۔ ... نسوانی شعبہ ... بیگم صاحب کے زیر ہدایت ... سے ... دلچسپی سے کام کر رہا ہے۔ ... شعبہ ابھی ابتدائی منزل میں ہے مگر اس کو وسعت دینے کی ... زیر غور ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ سال بھر میں صرف ایک ... علامیت اور تبلیغی کوششوں کے لئے ناکافی ہے ... اس امر کی ہے کہ ... شہر حیدرآباد ... ملک کے دیگر شہروں میں بھی اس ... کے متعلقین اپنے ساز و سامان کے ساتھ ... کریں تاکہ ... اصولوں سے واقف ہو کر ... ہو جائیں۔ اس کے علاوہ ... کی جانب سے مختصر اور مفید ... ایک ... شائع ہو ... سے ... کا ... شعبہ ... مرتب ... رہنمائی ... کام کرے۔

... سے ... کی ... تبلیغی ... ایک ... ثابت ہو سکتی ہے ... اس ... کی ... کا ... سے ... ہوتا ہے کہ تربیت جسمانی ... اہمیت حاصل کر ... کا ... اس ... کے ... وقت ... حکومت کو ... کی ... فرمائی۔

حکومت تربیت جسمانی کی ضرورت سے ... واقف ہے ... کی اہمیت کے پیش نظر اس نے ... کے منصوبوں میں اس کی ... شریک کیا ہے ... تربیت جسمانی ... کا ... ہوا ہے۔ تربیت جسمانی ... مدرسوں کے قدر ... ہیں ... ہم ... کو ... کا ... ہیں ... سے ... کو ... متحمل

اور اس کی حفاظت اور انسانی نفسیات پر تحقیقات اور غور و فکر کا نتیجہ موجودہ تربیت جسمانی ہی کا حصل ہے۔ اس سلسلہ میں جو کام ابتک انجام دی جا چکی ہیں ظاہر ہے کہ ان کا تعلق نہایت ہی صحت عامہ کے شعبہ جات سے راست تعلق ہے۔ .... عمری اور فنی تعلیم اور تربیت جسمانی کی وسیع اسکیمیں محکمہ کے پیش نظر ہیں جن سے ریاست حیدرآباد کے عوام کی بہترین صلاحیتوں کو اجاگر کیا جا سکتا ہے۔ ان کا نفاذ شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں ہوگا لیکن اس کی کامیابی کا زیادہ تر انحصار عوام کے تعاون عمل پر ہے۔

ہمیں امید ہے کہ آنریبل مسٹر غلام محمد اور نواب علی یاور جنگ بہادر جنہیں اس مسئلہ سے گہری دلچسپی ہے ہماری ان تجاویز پر جن کو ہم نے اوپر ذکر کیا ہے ہمدردانہ غور فرمائیں گے۔

دہان کی خریدی کا اجارہ

اعلان علا۹ مورخہ یکم بہمن سنہ ۱۳۵۸ ف کے ذریعہ حکومت سرکار عالی نے دہان کے جملہ کاشتکاروں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی پیداوار کا قابل فروخت حصہ بجز حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کسی اور کے ہاتھ فروخت نہ کریں۔ اس اعلان کی ضرورت یوں لاحق ہوئی کہ سال گذشتہ باوجود اس امر کے کہ چاول کی پیداوار (۳۴۰۰۰۰) ٹن تھی کارپوریشن بازار میں صرف (۳۴۰۰۰) ٹن خرید سکا علم شرکت داری حصہ پیداوار کے تحت حکومت کو (۱۲۳۵۰) ٹن وصول ہوئے اس طرح چاول کی جملہ مقدار جو سرکار کے گودام میں داخل ہوئی (۴۶۳۵۰) ٹن تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جن شہروں میں راشن بندی نافذ ہو چکی تھی وہاں بجائے چار چھٹانک فی کس فی یوم کے صرف تین چھٹانک فی کس فی یوم فراہم کئے جا سکے۔ نیز مرہٹواڑی اور کرناٹک کے اکثر شہری مقامات میں چاول کی قلت کی شکایت پیدا ہوئی اور محکمہ رسد ان مقامات کی خاطر خواہ مدد نہ کر سکا۔ یہ ساری دقتیں اس لئے پیدا ہوئیں کہ بڑے کاشتکاروں اور تاجروں نے چاول کو بازار میں نہیں لایا اس تجربہ کے بعد حکومت نے اس سال یہ طے کیا کہ چاول کی خانگی تجارت کو مسدود کر دیا جائے تاکہ ہر کاشتکار کی پیداوار کا جملہ قابل فروخت حصہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے توسط سے سرکاری گوداموں کے لئے مہیا کیا جا سکے۔

یہاں اس امر کا اعادہ بے محل نہ ہوگا کہ ہمارے ملک چاول کے مسئلہ میں بھی خود کفیل نہیں ہے۔ جنگ سے قبل بیرونی ممالک سے ہر سال اوسطاً (۶۵) ہزار ٹن چاول درآمد کیا جاتا تھا اس کے بعد حکومت ہند نے فی الحال حیدرآباد کو صرف (۵۰) ہزار ٹن چاول کا نصاب دیا ہے جو ضروریات ملک کے لحاظ سے قطعاً ناکافی ہے۔

فراہمی اجناس میں اجارہ داری کا طریقہ اب ہندوستان کے لئے کوئی نیا تجربہ نہیں رہا۔ اگریگری کمیٹی نے اس طریقہ کار کی پرزور سفارش کی ہے اور فی الوقت اکثر صوبہ جات اور ریاستوں میں یہ طریقہ رائج ہے اور نتائج سے ظاہر ہو رہا ہے کہ توقع کے مطابق یہ طریقہ کامیاب بھی رہا۔

اعلان علا۹ مورخہ یکم بہمن سنہ ۱۳۵۸ ف میں اس امر کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے کہ کاشتکار کو نہ مالی نقصان ہو اور نہ کسی قسم کی زحمت۔

یہاں صرف دو امور کا تذکرہ کر دیا جاتا ہے۔ امر اول یہ کہ ان قیمتوں کا اعلان کر دیا گیا ہے جن پر چاول یا دہان خریدا جائے گا امر دوم یہ کہ چھوٹی مقدار میں اندرون موضع روزمرہ ضروریات خوراک کے لئے خرید و فروخت کو جائز رکھا گیا ہے۔ اور بڑے تہ داروں یا زمینداروں کو مزدوروں کی محنت کے سلسلہ میں انہیں دہان یا چاول کی ادائی کو بھی روا رکھا جائے۔ کاشتکار پر جبر کا پہلو صرف یہی ہے کہ وہ اپنی پیداوار فروخت کرے تو صرف حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے ہاتھ فروخت کرے۔

حکومت کو توقع ہے کہ اس اعلان کے نتیجہ کے طور پر کمرشیل کارپوریشن کے گوداموں میں سال گذشتہ کے مقابل بہت زیادہ چاول وصول ہوگا اور اس طرح محکمہ رسد چاول کھانے والے طبقہ کی بہتر خدمت انجام دے سکے گا۔ (محکمہ رسد)

یونان کی گول میز کانفرنس بغیر کسی سمجھوتہ کے ختم ہو گئی

برطانوی وزیر اعظم کی تقریر

لندن ۲۰ دسمبر۔ یونانی گول میز کانفرنس کا اجلاس جو ایتھنس میں کل منعقد ہوا تھا ساڑھے چار گھنٹے جاری رہا۔ کانفرنس میں مباحث عمومی حیثیت کے تھے اب تک کوئی معقول نتیجہ نہیں نکلا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ مباحث آج بھی جاری رہیں گے اور شاید بعد میں ان میں اضافہ کیا جائے گا۔

مسٹر چرچل نے کل کانفرنس کو مخاطب کیا اور کانفرنس سے پہلی گروہ جنرل اسکوبی کی جگہ کہ وہ فوراً نیز جنرل کو مسٹر چرچل نے کہا کہ ہم برطانیہ کو نہ چاہتا اس کی توقع کر سکتے ہیں کہ یونان کے موجودہ دشواریوں میں ہم کوئی مناسب راہ تلاش کریں گے۔

برطانوی وزیر اعظم نے اس کی توضیح ظاہر کی کہ شمالی برطانیہ کی جانب داری سے امر ہاں کہ نمائندہ ایسی محسوس نہیں کریں گے کہ حکومت برطانیہ ان کے نقطہ نظر سے اور دشواریوں کو غلط طور پر سمجھا۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ یونان کے مستقبل کے لئے ذمہ داری ہونی چاہئے اور ایک شخص دوسرے شخص کو وسیع الخیالی کے ساتھ سمجھے تو بہتر ہے۔ یہ سوال کہ آیا یونان کو ایک جمہوریت ہونی چاہئے یا شاہی حکومت کا قیام ہو۔ یونانیوں کی اور صرف یونانیوں کی مرضی پر منحصر ہے اور یونانی ہی اس کا تصفیہ کر سکتے ہیں۔

مسٹر چرچل نے یہ کہتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی کہ ہم جو کچھ کرنے جا رہے ہیں وہ بھلائی ہے نہ صرف آپ کی بلکہ تمام کی بھلائی ہمارا مقصود ہے۔ ہم برطانوی اور دیگر اتحادی عظیم اقوام کے نمائندے آپ یونانیوں کو خود اپنے مباحث جاری رکھنے کے لئے علحدہ چھوڑ دیں گے۔ ہم خود آپ کو کوئی تکلیف نہ دیں گے جب تک کہ آپ خود دوبارہ ہمیں طلب نہ کریں۔

امریکی سفیر متعینہ ایتھنس اور روسی فوجی نمائندے کانفرنس کے اجلاس میں بحیثیت ناظر شرکت کی۔

ایتھنس میں جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ٹائمس نے لکھا ہے کہ کانفرنس کا مقصد ایتھنس میں جنگ بندی کرانے کا کوئی مجموعہ تیار نہیں کرنا ہے بلکہ اس کا کام یہ ہے کہ وہ ایسے حالات پیدا کرے جس میں یونانی خود اپنے لئے کوئی مناسب اور پائدار مجموعہ منظور کر سکیں۔

ٹائمس نے یہ بھی بتایا ہے کہ روسی اور امریکی نمائندگان کا شریک ہونا موجودگی اس امر کی شہادت ہے کہ یونان میں اتحادی اقوام کے لئے انتہائی ضروری ہے اور اس کی ان کے لئے علاوہ یونان اور یورپ سے کم اہمیت کی حامل نہیں ہے۔

نیویارک ہیرالڈ اور ڈیلی ہیرالڈ نے لکھا ہے کہ مسٹر چرچل کی ایتھنس کو روانگی اس امر کا بین ثبوت ہے کہ وزیر اعظم کے خیالات میں تبدیلی ہو گئی ہے۔

کل ایتھنس میں کانفرنس غیر معین مدت کے لئے ملتوی ہو گئی تمام مندوبین نے نائب سلطنت کے عہدہ کے قیام کی تائید کی لیکن اس پر اختلاف رہا کہ یہ عہدہ کب قائم کیا جائے۔ اکثریت اس جانب مائل تھی کہ اس کا قیام فوراً عمل میں لایا جائے۔ باغی افواج کو نہتا کرنے کے مطالبہ پر غور کرنے سے قبل گوریلا دستوں کے مندوبین نے اجلاس میں چند مطالبات پیش کئے۔ گوریلا دستوں (ای ایل اے ایس) لبریشن پارلیمنٹ کے مندوبین نے جو مطالبات پیش کئے ہیں ان میں پہلا مطالبہ یہ ہے کہ لبرل پارٹی کی جماعت کو کابینہ میں چالیس سے پچاس فی صد کی حد تک نمائندگی دے جائے دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ وزارت داخلہ، انصاف اور وزارت خارجہ کی نیابت بھی لبرل پارٹی کے حوالے کی جائے۔

دوسری شرائط میں اس کا بھی مطالبہ ہے کہ یونانی بیادہ بریگیڈ اور دوسرے جتھوں کی تشکیل کر دی جائے۔ اور جب انقلابی آزادی ہو جائے تو سے مسائل عامہ کے حصول کا انتظام کیا جائے۔

امریکہ اور مشرق وسطیٰ کا تیل

موجودہ جنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ تیل جس طرح صلح کے زمانہ میں صنعت اور تجارت کے لئے اہم ہے اسی طرح قوم کی دوران جنگ کی ضروریات کا بھی ایک بڑا حصہ ہے۔ یورپ میں جرمن ہوائی فوج کی ناکامی اور جنوبی اتحادی آزاد ملکوں کی کامیابی کی بہت کچھ وجہ یہی ہے کہ وہ کافی تیل حاصل نہ کر سکے اور تاریخ شاید یہ ثابت کر دے گی کہ ہٹلر کی سب سے بڑی ناکامی یعنی روس پر حملہ کرنے کا فیصلہ بھی اسی لئے کیا گیا کہ اسے اپنے تیل کے ذرائع بڑھانے کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ نازیوں کے خلاف جو جدوجہد متحدہ قوموں نے کی ہے اس میں امریکہ نے بڑا حصہ لیا لیکن اسے بہت زیادہ اہمیت نہیں دی جا سکتی کیونکہ جو تیل افریقہ اور یورپ میں خرچ ہو رہا تھا اس کا [illegible] امریکہ کے تیل کا ذخیرہ تھا جو آج بھی امریکہ، میکسیکو اور کریبین میں پیدا ہوتا ہے۔

لیکن جب جرمنوں کے خلاف جنگ ختم ہو جائے گی تو مشرق وسطیٰ تیل کی سپلائی کا بہت اہم مرکز بن جائے گا۔ ایک طرف تو جاپان کے خلاف بڑی جنگ ہوگی۔ جو ہندوستان سے بڑی شدت سے لڑی جائے گی اور [illegible] کی آزادی کا [illegible] مسلح فوجوں اور [illegible] کی سپلائی ہوگی جب یہ جنگ بھی ختم ہو جائے گی تو ہندوستان کی صنعتی ترقی کی وجہ سے مشرق وسطیٰ کے تیل کی مانگ بڑھ جائے گی کیونکہ اس وقت تک [illegible] جنگ کے بعد [illegible] مقدار میں حاصل نہ کر سکے گا۔

امریکہ نے اپنے تیل کے ذخیرے اتنی دریا دلی سے [illegible] کہ اس ملک کے [illegible] کہا جاتا ہے کہ ہمارا تیل ۱۴ سال میں ختم ہو جائے گا۔ امریکہ اسی وجہ سے یورپ میں کم تیل بھیجنے کا خیال کر رہا ہے تاکہ کچھ بچت ہو کر اس کے ذخیروں کی کمی پوری ہو جائے۔ اس کی زیادہ ضرورت اس وقت ہوگی جب جاپان کے خلاف جنگ انتہائی شدید ہو جائے گی۔ نازیوں سے جنگ کے اختتام تک یورپ میں تیل کی بوند بھی باقی نہیں رہ جائے گی۔ [illegible] تیل کے کنویں برباد کر دیئے جائیں گے اور باقی [illegible] روس خرچ کرے گا۔ ایسی صورت میں مشرق وسطیٰ کے تیل کے سوا یورپ کی صنعت کا کون مددگار ہوگا۔

• کیا مشرق وسطیٰ خود نقصان اٹھائے بغیر اس بیان کو صحیح ثابت کر سکے گا؟ امریکہ کے ماہرین کا عقیدہ ہے کہ اس کے کافی امکانات ہیں۔ آگے موجودہ حالات اور [illegible] پر نظر ڈالیں۔

جنوبی ایران میں تیل کے اینگلو ایرانی کنوئیں ہیں جن سے ۲۲۵۰۰۰ تیل پیپے روزانہ دستیاب ہو گئے ہیں اور امریکی معلومات کے اندازہ کے مطابق اس کے علاوہ [illegible] کروڑ پیپے کا ذخیرہ موجود ہے۔ بہت ممکن ہے کہ جنگ کے بعد ایران کے شمال مشرق کے کنوؤں کو ترقی دی جا سکے۔ ایران میں کچھ مجبوریوں سے تیل نکالنے کا ٹھیکہ روس کو حاصل ہے مگر ابھی اس سے بھی پوری طرح استفادہ نہیں کیا گیا۔ ایران چاہتا ہے کہ ہمارے ملک کا پورا تیل پوری مقدار میں نکلے کیونکہ اس کی آمدنی سے اسے اپنے ملک کی صنعت، سڑکوں اور ریلوں کو جلد جلد ترقی دینے کا موقع ہاتھ آئے گا۔

عراق میں کرکوک اور موصل میں تیل کے کنوئیں ہیں۔ ان کے متعلق امریکہ کا تخمینہ [illegible] پیپے یومیہ ہے اور ذخیرہ پچاس کروڑ پیپے بتایا جاتا ہے جسے عراق پٹرولیم کمپنی کے ذریعہ بحر [illegible] تک لایا جاتا ہے۔

خلیج فارس کے جنوب جزیرہ بحرین میں جدید طرز کے کنوئیں ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ ان سے ۲۰۰۰۰ پیپے یومیہ تیل نکلتا ہے۔ ساتھ ہی ایک تیل صاف کرنے کا کارخانہ ہے جس میں مقدار سے کہیں زیادہ تیل صاف کرنے کے قابل بنایا جا رہا ہے۔ کویت اور [illegible] کے علاقوں میں [illegible] کروڑ پیپے تیل کا اندازہ ہے لیکن فی الحال ان سے کسی قسم کا تیل نہیں نکالا جا رہا۔ ان علاقوں میں انگریزوں اور امریکنوں کا [illegible] ہے۔

سعودی عرب کے اندر ان علاقوں میں اب تک [illegible] کنوئیں تیار ہو چکے ہیں [illegible] کے مقامات پر نئے کنوئیں کھودے گئے ہیں [illegible] پیپے روزانہ نکلتے ہیں۔ جن امریکی ماہرین نے سعودی عرب کے [illegible] علاقوں کا دورہ کیا ہے جہاں انہیں تیل نکلنے کے امکانات نظر آئے ہیں وہاں کم از کم چالیس پچاس کروڑ پیپوں کا ذخیرہ [illegible] ہے اور کچھ امریکی تو یہاں تک کہتے ہیں کہ [illegible] پیپے [illegible] ہو سکتے ہیں۔ [illegible] مستقبل قریب میں معلوم ہو جائے گا کہ اس سے [illegible] کس طرح فائدہ پہنچایا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں پہلا قدم کچھ زیادہ مناسب نہیں تھا۔ امریکی [illegible] نے ایک عجیب تجویز پیش کی تھی کہ [illegible] تیل صاف کرنے کے [illegible] تیل لے جائے۔ اس سے [illegible] ہو کر [illegible] راستہ بچ جائے گا۔ جہاں سے [illegible] امریکہ کے علاوہ بحری راستہ سے امریکہ اور یورپ تیل بھیجنا آسان ہوگا۔ اس [illegible] کی وجہ سے تیل کی [illegible] پیدا ہو جائے گی وہ بھی پوری ہو سکے گی۔

اس تجویز کی اکثر حلقوں نے فوراً مخالفت شروع کر دی۔ امریکہ کے جن آدمیوں کا عربستان کے تیل میں مفاد تھا انہیں یہ خوف ہوا کہ اس میں ان کی حکومت کا [illegible] ڈالر تک صرف ہوگا اس لئے حکومت اس صنعت پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گی۔ [illegible] اس تجویز کو [illegible] بتایا گیا ہے دوسرے ماہرین نے امریکہ کی حکومت سے [illegible] اور کہا کہ امریکہ کا ذخیرہ ۱۴ سال سے کہیں زیادہ عرصہ تک باقی رہے گا۔ اور اس کے ختم ہونے پر نئی تکنیکوں سے تیل نکالا جائے گا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ پائپ لائن دو سال میں تیار ہوگا اور [illegible] کہ اس سے جاپان کے خلاف کوئی مدد نہ مل سکے گی کیونکہ اس کا رخ قریب یورپ کی طرف ہوگا۔ اس کے نتیجے سے یورپ میں مقابلہ بڑھ کر پٹرول کی قیمت اتنی کم ہو جائے گی کہ کچھ منافع باقی نہ بچے گا۔ سیاسی مبصرین نے کہا کہ پائپ لائن برطانیہ کے زیر اثر علاقوں سے گزرے گا جن سے پہلے برطانیہ سے مشورہ کرنا ضروری ہوگا۔

اس تجویز کے شائع ہونے کو زیادہ دن نہیں ہوئے کہ برطانیہ کے ایک وفد کا واشنگٹن پہنچے گا۔ اس وفد کی غرض یہ تھی کہ ساری دنیا کے تیل کے معاملات میں انگریزوں اور امریکنوں کے درمیان مفاہمت ہو جائے۔ ان وسیع مباحث میں تجویز تیل پر بھی بحث ہوئی۔ آئندہ جب کبھی دنیا کے تیل کے متعلق [illegible] اور مشرق وسطیٰ کے تیل کے متعلق خصوصاً گفت و شنید ہوگی تو اس کی بنیادی تجارتی اور قومی جنگ [illegible] کے بجائے مندرجہ ذیل اصولوں پر ہوگی۔

(۱) تیل نکلنے کی رعایت مشرق وسطیٰ کے ملکوں کی آزادی میں مخل ہوگی۔ جیسا کہ اٹلانٹک چارٹر میں ذکر کیا گیا ہے۔

(۲) مالی [illegible] کہ تیل کے [illegible] ملکوں کو اچھی قیمت، کمپنیوں کو اچھا نفع اور تیل کے خریدار ملک کو تیل کا مناسب حصہ حاصل ہو سکے اور استعمال کرنے والوں کے لئے بھی ویسی قیمت ہوگی کہ دنیا بھر میں تیل کی تجارت میں سہولت پیدا ہو جائے۔

یونینسٹ وزارت بے نقاب

پنجاب اسمبلی میں کانگریس اور لیگ کو آپس میں لڑانے کی کوشش

از

رمیش چندر

پنجاب اسمبلی کا اجلاس ختم ہو گیا۔ خضر حیات خان نے جان توڑ کوشش کی کہ یونینسٹ راج کی قلعی نہ کھلنے پائے لیکن باطل کی سیاہ نقاب کانگریس لیگ اتحاد کی قینچی سے کٹ گیا خضر کی۔ خضر حیات خان ناکام ہوئے۔ اسمبلی کی کارروائی نے یونینسٹوں کی مجرمانہ کو صاف لفظوں میں حیاں جلی کے سامنے پیش کر دیا

پنجاب حکومت نے اعتراض اور مخالفت کی بھرمار کر دینے کی کوشش کی چنانچہ اس ہفتہ بھی تجنبہ کا دن جو عام طور سے غیر سرکاری مسائل پر بحث کرنے کا دن ہوتا ہے سرکاری بلوں کی نذر ہو گیا۔ پچھلے ہفتے بھی حکومت نے تجنبہ کا دن ہڑپ کر لیا تھا۔ اس طرح دونوں غیر سرکاری دن حکومت نے معترضین سے چھڑا لیا۔

غلط رولنگ۔

خضر حیات خان کی مسلسل یہی کوشش رہی کہ دو اہم مسائل پر اسمبلی میں بحث نہ ہونے پائے۔ ایک کانگریسی ممبران اسمبلی کی نظر بندی اور پابندی کا مسئلہ اور دوسرے شوکت حیات خان کی برطرفی کا مسئلہ۔ یونینسٹ وزارت کی بڑی دکھتی رگیں ہیں۔ کانگریسی ممبران اسمبلی کی نظر بندی کے خلاف جب ایک تحریک التوا پیش کی گئی تو مرشاہ الدین صدر اسمبلی نے اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا۔ رولنگ دینے کے دوسرے دن موصوف کو خیال آیا کہ میں نے تو غلط اور بے ضابطہ رولنگ دی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی رولنگ پر نظر ثانی کرنے کی خواہش ظاہر کی لیکن اس کے لئے پورے ایوان کی متفقہ رائے کی ضرورت تھی۔ خضر حیات خان کے جاگ سے چھینکا ٹوٹا تھا اب بھلا وہ کیوں نظر ثانی پر رضامند ہوتے چنانچہ وہ اپنی جگہ اڑے رہے اور صدر اسمبلی کو اجازت نہ دینا تھی نہ دی۔ وزارت کی اس حرکت پر سخت لفظوں میں ملامت کی جا سکتی ہے۔

کانگریسی رہنماؤں کی رہائی

اس سلسلے میں حضرت حیات خان نے بڑی شان سے اعلان کیا کہ اس مسئلہ میں کئی بار بحث ہو چکی ہے۔ یہی نہیں بلکہ بحث کی تاریخیں بھی بتائیں۔ مخالفین نے جب کہا کہ وزیر اعظم جھوٹ بول رہے ہیں اور جب اسمبلی کی ان کی تاریخوں کی روداد منگا کر پڑھی گئی تو معلوم ہوا کہ کانگریسی ممبروں کی نظر بندی کے باعث اس قسم کی تحریک التوا پر اسمبلی میں کبھی بحث کی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔ کیونکہ تحریک کی تائید کرنے والوں کی ضروری تعداد ہی موجود نہ ہوتی تھی۔ خضر حیات خان نے کہا کہ سنٹ... میں بعض ممبران اسمبلی گرفتار ہوئے تھے تو اس مسئلے پر بحث ہوئی تھی۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ گرفتاریاں جو پارلیمنٹ کے ایجی ٹیشن پر ہوئی تھیں اور ان کا کانگریسی ممبران اسمبلی کی موجودہ گرفتاریوں سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے! اسے کہتے ہیں دن دھاڑے کھلم کھلا جھوٹ بولنا۔

لیکن یونینسٹ پریس وزیر اعظم کے اس سفید جھوٹ کو صاف پی گیا۔ اور ایک لفظ بھی اس پر نہ لکھا۔

شوکت حیات کی برطرفی۔

شوکت حیات خان کی برطرفی کے خلاف جو تحریک التوا پیش کی گئی تھی صدر صاحب نے از راہ عنایت اسے بھی خلاف ضابطہ قرار دے دیا۔ اور دلیل یہ پیش کر دی گئی کہ گورنر بہادر کے حکم پر اسمبلی میں غور نہیں کیا جا سکتا۔ اشد وقت کیا خود مختاری ہے کیا جمہوریت ہے! چودھری محمد حسین حزب المخالفین کے لیڈر نے جو کانگریس پارٹی کے بھی لیڈر ہیں کئی بار تحریری اور تقریری درخواست کی کہ خضر حیات خان اس اہم مسئلے پر غور کرنے کا موقع دیں۔ لیکن خضر حیات ٹس سے مس نہ ہوئے۔ پنجاب اسمبلی اور دوسری اسمبلیوں کی ایک پرانی دستوری روایت ہے کہ اگر حزب المخالفین کا لیڈر خود کسی اہم مسئلہ پر بحث کرنے کی خواہش ظاہر کرے تو وزیر اعظم کا اخلاقی فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس خواہش کو پورا کرے۔ لیکن خضر حیات خان کو اخلاق اور آداب اور روایات سے کیا واسطہ۔

لیکن ان چالوں کے باوجود یونینسٹ حکومت کے گھناؤنے خد و خال لوگوں کے سامنے آ ہی گئے۔ قدرتی طور پر ڈکٹیٹرشپ کی داستان ظلم اہالیان پنجاب نے سن ہی لی۔ صدر اسمبلی کو تیسری تحریک التوا اس ہفتہ بھی منظور کرنا پڑی۔

سیالکوٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کا انتخاب۔

پہلی تحریک التوا لیگ کی جانب سے پیش ہوئی۔ مقرر نے کہا کہ سیالکوٹ میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات کے سلسلہ میں حکومت کی بے جا مداخلت کی خوب پول کھولی۔ چنانچہ یہ بات منظر عام پر آ گئی۔ کہ یونینسٹ وزارت کے زیر سایہ ڈپٹی کمشنر اور اسی قسم کے تمام سرکاری پرزے ڈوڈی امیدواروں کو کامیاب بنانے کے لئے طرح طرح کے حربے استعمال کرتے ہیں۔

دوسری تحریک التوا نے تو یونینسٹ وزارت کو ننگا کر دیا۔ تیجا سنگھ سوتنتر نے امرتسر ضلع میں تحریک نمبر اور اس کی بدنظمی پر نکتہ چینی کی۔ انہوں نے اپنے دعوے کو واقعات سے ثابت کر دیا اور پنجاب میں ذخیرہ بازی اور چور بازاری کی کئی مثالیں پیش کیں۔ جب کوئی چارہ نہ رہا تو وزارت کے اشارہ پر تمام یونینسٹ ممبر ایک ایک کر کے باہر چلے گئے اور کورم پورا نہ ہونے کے باعث اجلاس ملتوی کر دیا گیا!

تیسری تحریک ڈاکٹر ست پال ... ایم ایل اے نے پریس پابندیوں کے متعلق تھی۔ کانگریسی اور لیگی رہنماؤں نے اس تحریک کو متحدہ محاذ بنا دیا۔ لیگی رہنماؤں میں ملک برکت علی اور میاں ممتاز دولتانہ اور کانگریس کی جانب سے سردار کپور سنگھ نے ممبران اسمبلی کو نظر بند کئے جانے اور پریس پابندیوں کے خلاف تقریریں کیں۔ یہ پہلا موقع تھا کہ لیگی رہنماؤں نے اسمبلی میں کانگریسی ممبروں کے متعلق اپنا جذبہ ہمدردی کا اظہار کیا۔

خضر حیات نے رجعت پرستوں کا پرانا کھیل کھیلنا چاہا اور ہندوؤں اور مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جذبات ابھار کر پھوٹ ڈالنے کی ناکام کوشش کی کانگریسیوں کو مخاطب کر کے آپ نے لیگ پر یہ الزام تراشا کہ وہ ایک فرقہ وارانہ جماعت ہے اس کا نصب العین پاکستان ہے وہ مادر وطن کے ٹکڑے کرنا چاہتی ہے۔ دوسری طرف لیگی ممبران کو بھی کانگریسیوں کو نظر بند کئے ہیں۔ فرقہ وارانہ جذبات ابھارنے کے ساتھ آپ نے سکھ ممبران کو کیبنٹ مشن کے ہونے سے بھی ڈرایا۔ اور کہا کہ پنجاب مسلم لیگ کا اعلان امرتسر ... نے تیار کیا ہے۔

پھر لیگیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں آگاہ کیا کہ کانگریس نے جو تجویز پاس کی ہے اور یہ تجویز مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہے اس لئے کانگریسی رہنماؤں کی رہائی مسلمانوں کے لئے خطرناک ہے۔

کانگریس لیگ اتحاد کی مخالفت

خضر حیات نے دو دفعہ یہ کہا اور استعمال کیا کہ وہ کند ثابت ہوئی۔ کانگریسی اور لیگی ممبران اسمبلی پر اس کا اثر نہیں ہوا۔ لیکن کیا سرکار حکومت سمجھ جائے گی۔ وہ پنجاب کے عوام کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ کانگریس لیگ اتحاد کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے شاید یہ نسخہ کام آ جائے۔

اسمبلی میں پنجاب کے کانگریسی اور لیگی ممبران نے ملک کے سوال پر متحدہ ہو کر لیگ کے ... دعا...

علامہ ستمبر ۱۹... بزم الانتخاب

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

تنقید

"یوں نہ ہم اپنے قدیم غیر مخلوط معاشرہ ہی کی حفاظت کریں جس میں ایک ایک عورت کی دس دس بارہ بارہ بچیاں بغیر کسی بڑے ہسپتال کے ہوا کرتی تھیں اور ماؤں کی صحت خیریت سے رہا کرتی تھی۔" (رہبر دکن)

مسٹر چرچل کی حکومت نے لارڈ مسٹر کو ہندوستان کی فوجی چھاؤنیوں کے دورہ کے لئے اس غرض سے روانہ کیا تھا کہ وہ برطانوی افواج مقیم ہند کی آسائش اور سہولتوں میں مناسب اضافہ کی سفارش کریں۔ لارڈ مسٹر کی رپورٹ پر مسٹر چرچل نے تبصرہ فرماتے ہوئے برطانوی افواج مقیم ہند کو یہ مژدہ سنایا ہے کہ عنقریب ان کے لئے حسب ذیل انتظامات کئے جائیں گے۔

(۱) دیسی شراب کی منڈیاں کافی تعداد میں ہندوستان میں قائم کی جائیں گی۔

(۲) برطانوی مذاق کے مطابق سگریٹ فراہم کئے جائیں گے۔

(۳) ہندوستان کی ریلوں میں آرام دہ ڈبوں کا اضافہ کیا جائے گا۔

(۴) ان کی [illegible] کے لئے برطانیہ سے زیادہ روانہ کی جائیں گی۔

(۵) اور ان سب سے اہم انتظامات کی دیکھ بھال اور برطانوی افواج کی آسائش کے لئے برطانوی خواتین کو ہندوستان روانہ کیا جائے گا۔

روزنامہ ہندوستان کے نامہ نگار مقیم دہلی نے اس ضمن میں یہ سوال اٹھایا ہے کہ ان انتظامات کے اخراجات ہندوستان برداشت کرے گا یا برطانیہ؟ مگر ہم سوال یہ ہے کہ کیا اینگلو انڈین مسیں اور اینگلو انڈین خواتین یہ خدمات انجام نہیں دے سکتیں؟ مسٹر فرینک انتھونی کو احتجاج کرنا چاہیے۔

الہ آباد کی ایک کلب میں تقریر کرتے ہوئے سر تیج بہادر سپرو نے فرمایا کہ :-

"میں کئی سال سے ہندوستانی خیالات سنتا لیتا رہا ہے۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ تعلیم یافتہ لوگوں کو چاہیے کہ وہ مغرب سے خیالات مستعار نہ لیں بلکہ خود اپنے طور پر غور و فکر کریں۔"

گویا پارلیمانی جمہوریت کا تصور جو سر تیج بہادر سپرو اور کانگریسی قائدین کا منتہائے مقصود ہے سو فی صد مغربی ہے۔

روسا جب بحیثیت روسا کے نمائندہ وزرا سے گفت و شنید کرتے ہیں تو وہ اپنی رعایا کی رائے عامہ کے نمائندہ نہیں ہوتے۔ (پیام مورخہ ۲۱ بہمن)

آئندہ وائسرائے بہادر حیدرآباد تشریف لائیں تو قاضی عبدالغفار صاحب ہی گفتگو فرمائیں گے۔

محکمہ پولیس کے مستحسن انتظامات۔ (اخبار کی سرخی)

ہماری اطلاع یہ ہے کہ یہ انتظامات صرف ایک ہفتہ کے لئے تھے جواب برخاست ہوگئے۔ مگر پولیس کا قابل قدر اور حقیقی کارنامہ سفید ٹوپیوں کے پیچھے اب تک چھپا ہوا ہے۔

مرکزی غذائی مجلس مشاورت کے حالیہ اجلاس پر تبصرہ کرتے ہوئے معاصر رہبر دکن لکھتا ہے کہ :-

"غیر سرکاری ارکان نے بھی یہ معلوم کرنے کی سعی نہیں فرمائی کہ ہمارے اوسط خرچ کے مقابلہ میں پیداوار کا کیا حال ہے۔"

غیر سرکاری ارکان کو اس بات کی سعی نہیں کرنی پڑی کہ خود محکمہ رسد نے جملہ مواد مطبوعہ شکل میں اجلاس سے قبل تقسیم کر دیا تھا اور اجلاس کے بعد جرائد کے دفاتر پر بھی یہ مواد روانہ کر دیا گیا۔ اگر آپ اپنے موصولہ کو پڑھنے کی زحمت گوارا فرماتے تو اس تبصرہ کی نوبت نہ آتی۔

سر جوزف بھور کی کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ ہر صوبہ اور ریاست میں صحت عامہ کی وزارت قائم ہونی چاہیے۔ (ایک خبر)

حالانکہ یہاں راجہ دھرم کرن بہادر پہلے ہی سے موجود ہیں۔

اصلاح نظم ونسق پر بحث کرتے ہوئے معاصر مشیر دکن نے تجویز کیا ہے کہ :-

"رعایا سے ملک کو یہ محسوس کرنے کا موقع دیا جائے کہ حکومت میں ان کے نمائندوں کا کچھ حصہ ہے۔"

مگر عوام کے نمائندے ہیں کہاں؟ اگر مفادات حاصلہ کے نمائندوں کو عوام کے نمائندے کہا جا رہا ہے تو یہ محض ایک خوش فہمی ہے۔

پنڈت راجہ چاری اپنے ایک صحافتی بیان میں گفتگوئے مفاہمت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

"کامیابی کے توقعات ہر طرح پیدا ہو جانے کے باوجود ہم بالآخر اپنے مقصد میں ناکام رہے۔"

اگر آئندہ بھی گفتگوئے مفاہمت ہوا اور چاہئے ملک کے ایک وظیفہ یاب صوبہ دار منصب دار کو اس گفتگو میں شریک کیا جائے تو کامیابی ۹۹ فی صد یقینی ہے کیونکہ صاحب موصوف اپنے تمول کے قلعہ کو مضبوط کرنے کے بعد ملک کے طول و عرض سے اس قدر متاثر ہیں کہ ایک طرف سیاسی لیڈروں کو کھلے خطوط لکھتے ہیں اور دوسری طرف بمبئی کے بڑے سرمایہ داروں کو مشورے دیتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ان مشوروں کا نتیجہ کسی تحریک کی صورت میں نمودار نہ ہو سکا مگر دونوں فریقوں کے سیاسی لیڈروں میں بیان بازی شروع ہوگئی۔ یہ ہیں منصب اور وظیفہ کے کرشمے!!

کارپوریشن کے حاصل کردہ رقم منافع سے دستکاروں و کاشتکاروں کو فائدہ پہونچانے کا مقصد اچھا ہے مگر اس مقصد کی تکمیل کے لئے اچھا طریقہ یہ ہوگا کہ ایک ایسی کمیٹی مقرر کی جائے جو چھوٹے کاشتکاروں کے اداروں کے بہی خواہوں پر مشتمل ہو۔ (مشیر دکن)

اگر چھوٹے کاشتکاروں کے اداروں کے بہی خواہوں پر ایسی کمیٹی مشتمل ہو تو کیا مضائقہ ہے!

علامہ مشرقی سیاسی جماعتوں سے مراسلت کر رہے ہیں۔ (ایک سرخی)

ع۔ اک مشغلہ دلچسپ ہے بیکاریوں کا

پاپائے روم نے کرسمس کے موقع پر اپنی نشری تقریر میں فرمایا کہ ہمیں جمہوریت کے مسئلہ پر پوری توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ (ایک خبر)

شاعر مشرق نے پوری توجہ مرکوز کرنے کے بعد فرمایا تھا :

تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام
چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

شہری رسدات

کنٹرولر سیول سپلائیز کی تقریر کے اقتباسات

ذیل میں کنٹرولر سیول سپلائیز کی اس تقریر کے ضروری اقتباسات درج کئے جاتے ہیں جو مرکزی مجلس اغذیہ کے سالانہ جلسہ میں کی گئی تھی

ختم ماہ فروردی ۱۳۵۹ف پر کنٹرولر سیول سپلائیز کی حیثیت سے میرے تقرر کی بعد میں نے تنظیم محکمہ سیول سپلائیز کے سلسلہ میں ایک اسکیم پیش کرنے کی عزت حاصل کی۔ بلدہ حیدرآباد میں کام شروع کرنے کے لئے تین عہدہ داروں کی عارضی منظوری ماہ خورداد ۱۳۵۹ف میں عطا فرمائی گئی۔ ان عہدہ داروں کے ساتھ ماہ تیر ۱۳۵۹ف سے کام کا آغاز کیا گیا اور مختلف جرائم متذکرہ بالا کے ساتھ ساتھ بڑے ذخیروں کا پتہ چلانے کا مسئلہ بھی سرگرمی کے ساتھ اٹھایا گیا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ مقدمات کے علاوہ اوّل ماہ امرداد ۱۳۵۹ف میں الکٹرک بلبس کے ایک کثیر ذخیرہ کا پتہ چلا لیا گیا۔ اس مقدمہ کا فیصلہ اس ماہ میں عدالت سے ہوکر نہ صرف ملزم پر پانچ سو روپیہ کا جرمانہ عائد کیا گیا بلکہ اس کثیر ذخیرہ الکٹرک بلبس جن کی قیمت تقریباً ایک لاکھ روپیہ کی ہوگی سرکار کے حق میں ضبطی کا حکم صادر فرمایا گیا۔ اسی رفتار کے ساتھ بائیسکل اور بائیسکل کے پرزوں کے ایک بڑے ذخیرہ کا پتہ چلایا گیا جس کی مالیت بھی تقریباً ایک لاکھ روپیہ کی ہوگی۔ یہ مقدمہ بھی عدالت میں پیش ہوچکا ہے۔ ایک اور ذخیرہ بندی کا مقدمہ بھی اس ضمن میں قابل ذکر ہے جس میں تقریباً متذکرہ بالا مالیت کی کٹلری، کراکری، الکٹرک بلبس، ہوزری کا سامان، پالش کی ڈبیاں وغیرہ کا پتہ چلایا جاکر ذخیرہ بندی کے تحت محکمہ سیول سپلائیز نے اس مال کو بھی سیل کیا ہے۔

ماہ آبان ۱۳۵۹ف تک صرف دو عہدہ داران کی امداد کے ساتھ محکمہ سیول سپلائیز دستور العمل کے خلاف ورزیوں و ذخیرہ کا پتہ چلاتا رہا۔ ماہ مہر ۱۳۵۹ف میں جو اسکیم زیر منظوری تھی اس کی منظوری بارگاہ خسروی سے صرف صدودِ بلدہ کی بنا پر شہر حیدرآباد کے لئے ۵ انسپکٹران سیول سپلائیز اور اضلاع کے لئے ۱۰ انسپکٹران اور ۵ اسسٹنٹ انسپکٹران کی منظوری عمل میں آئی۔ عہدہ داروں کے تقرر اور ٹریننگ کے بعد یہ عہدہ داران ختم ماہ آذر ۱۳۵۹ف مختلف اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی میں متعین کئے گئے۔ اس کے بعد مختلف احکام نگرانی اشیاء و کسٹمز کنٹرول آرڈر وغیرہ بھی محکمہ کے تفویض کئے گئے ہیں اور اس ضمن میں مزید ایک انسپکٹر اور پانچ اسسٹنٹ انسپکٹروں کی منظوری عطا فرمائی گئی ہے۔ اضلاع میں عہدہ داروں کی تعیناتی کے ساتھ ہی مقدمات سیول سپلائیز میں کافی اضافہ یک بیک ہوگیا۔ چنانچہ ختم ماہ آذر ۱۳۵۹ف پر جہاں (۸۲) مقدمات رجسٹر ہوئے تھے ختم ماہ دی ۱۳۵۹ف پر یعنی ایک ہی مہینہ میں ان کی تعداد تقریباً ڈیڑھ سو تک پہنچ گئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آئندہ مہینوں میں ان مقدمات کی تعداد روز افزوں رہے گی اور محکمہ سیول سپلائیز کا کام وہ اہمیت اختیار کرے گا جو اس کو اس وقت برٹش انڈیا میں حاصل ہے۔ اب تک جن مقدمات میں سزا ہوئی ہے وہ صرف ۱۳۵۹ف میں سزا ہوئی ہے۔ اب تک جن مقدمات میں سزا ہوئی ہے وہ صرف ایسے مقدمات ہیں جن کا عدالت فوجداری بلدہ میں فیصلہ ہوا ہے۔ اب چونکہ گشتی ریاست کی رو سے مقدمات سیول سپلائیز قابل تحقیقات سرسری بلیکے میں ہر ماہ کافی مقدمات میں کامیابی حاصل ہونے کی توقع ہے۔

میرا یہ تقریباً بیان نامکمل رہے گا اگر ان چند امور کی جانب میں ایوان کی توجہ مبذول نہ کراؤں جو دستور العمل متذکرہ بالا کی کامیابی سے متعلق ہیں۔ جیسا کہ میں نے اس سے قبل عرض کیا ہے متذکرہ بالا احکام خریداروں اور صارفین کو سہولتیں بہم پہنچانے کی غرض سے اختیار کی گئی ہیں لیکن صارفین اور عوام کو جس حد تک ان سے ہوسکتا اور ان کے سیکڑوں سہولتوں سے مستفید ہونا چاہئے وہ مستفید نہیں ہورہے ہیں۔ ابتدائی نوبت کار پر بھی کوئی نفع اندوزی یا جنس مہیا دینے یا بیچنے سے انکار کرنے کی شکایتیں نہیں آئی تھیں اور اب بھی پبلک ایسی شکایتیں پیش کرنے میں زیادہ پیش قدمی نہیں کر رہی ہے۔ گو بتایا جاسکتا ہے کہ اس سال بلدہ حیدرآباد میں حالات ایسا فراہم ہو رہے ہیں۔ مجھے اس امر کا احساس ہے کہ بعض اشخاص جو متذکرہ بالا احکام سے ناواقف نہیں ہیں۔ تفتیش اور تحقیقات کی زحمتوں پر کشاکشی میں مبتلا ہونے کے خوف سے ایسی شکایات کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ جس حد تک ممکن ہوگا اس جانب سے شکایتیں زیادہ تعداد میں وصول ہوں گی وہاں عہدہ داروں کو مقدمات سے زیادہ واقف ہونا ہوگا ہوں گے اور محکمہ سیول سپلائیز کی جانب سے ایسے انضباطات عمل میں لانے کی کوشش کی جاسکتی جن کی بدولت مستفیدین دکانداروں اور مقدمات کی کشاکشی سے بچائے جاسکیں گے۔ بلدہ حیدرآباد اور اضلاع کی جانب بھی میں نے ایک دورہ کیا ہے خریداروں اور صارفین کی توجہ اس جانب خاص طور پر مبذول کرائی ہے اور دستور العمل انسداد نفع اندوزی و ذخیرہ بندی کا خاص طور پر مستفید ہونے کی غرض سے خریداروں اور صارفین کی کمیٹیاں بھی قائم کرنے کی جانب متوجہ دلائی ہے۔ اگر صارفین اپنے شہری فرائض ادا کرنے کی جانب متوجہ ہوجائیں تو مجھے یقین ہے کہ نفع اندوزی کا آنا فانا سدباب ہوجائے گا۔ لیکن جب تک معمولی شہری فرائض کی جانب توجہ نہ کی جائے تو نفع اندوزی و ذخیرہ بندی کو کوئی روک تھام نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ ایک کاروبار ہے۔ جب تک ایک شخص اپنی جائز شکایت پیش کرنے سے اجتناب کرتا ہے تو ممکن ہے کہ قبل اس کے کوئی دوسرا شخص بھی شکایت پیش کرنے کے لئے آمادہ ہوتا جو نفع اندوزی بلکہ ہزاروں آدمیوں کو لوٹ لے۔ بالفاظ دیگر ایسے نفع اندوزی کی امداد و حوصلہ افزائی خود خریداروں کی جانب سے ہوا کرے گی۔ ان حالات کے تحت مجھے قوی امید ہے کہ سیول سپلائیز کے کام میں پبلک آئندہ کافی دلچسپی لے گی اور اپنے حقوق کی حفاظت کرے گی۔ اس کا امکان ہے کہ جن مشکلات کا سامنا ابتدائی نوبت کار پر بلدہ حیدرآباد میں کرنا پڑا ان کا کچھ تجربہ بعض اضلاع میں بھی ہو۔ لیکن آپ صاحبین سے میں درخواست کرتا ہوں کہ اگر اس کام میں آپ صاحبین دلچسپی لیں تو محکمہ سیول سپلائیز ہمیشہ آپ کی خدمت کرنے کے لئے تیار رہے گا۔

محکمہ سیول سپلائیز کی جانب سے اب تک (۲۶) اشیاء کی قیمتوں کا اعلان ہوا ہے اور عنقریب سبزی اور اشیاء کی قیمتوں کا اعلان ہوگا۔ ان قیمتوں کے اعلان کرنے میں عام طور پر یہ اصول قرار پایا ہے کہ علاوہ ہیجنگ کی کنٹرول قیمتوں پر فی صد (۱۰–۱۰) منافع درآمد کنندہ (۵) محصول کروڑگیری کے اضافے کے ساتھ ریاست حیدرآباد کے کنٹرول قیمتیں مقرر کی گئی ہیں۔ جن اشیاء کی قیمتوں کا اعلان نہیں ہوا ہے ان کے بارے میں یہ اصول اختیار کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی شئے بیرون ملک سے درآمد کی ہوئی ہو تو اس کی قیمت بوقت درآمد بندرگاہ پر فیصد (۲۰) معیاری منافع یا ایسا معیاری منافع جو قبل از جنگ اس شئے کے لئے رائج ہو اضافہ کیا جاکر قیمت فروخت مقرر کی جاتی ہے اور دیگر ایسی شئے کی جو ملک ہی میں تیار ہوتی ہو تو اس کی قیمت پیدائش پر فیصد (۱۰) یا قبل از جنگ جو معیاری منافع رائج ہوا ہو اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ ان معیاری منافع کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ اس دستور العمل کے تحت تجارت کو کوئی نقصان مرتب نہیں ہوتا ہے اور تاجروں کے ساتھ کسی قسم کی ناروا داری برتی جا رہی ہے۔

سلسلہ ملاحظہ ہو صفحہ (۹) پر

یادداشت خریدی حصص سنگارینی کالیریز

حیدرآباد دکن کمپنی کو عطا کردہ پٹہ و مراعات کے حصول کے اسباب

(۲)

۱۔ جالاک محروسہ سرکار عالی میں کوئلہ نکالنے کے لئے سنگارینی کالیریز کمپنی سے بہت وسیع رقبے پٹہ پر حاصل کئے ہیں جن میں ممالک محروسہ کے کوئلہ نکالنے والے بہترین خطے شامل ہیں۔ لیکن اس کمپنی کا کام مجموعی حیثیت سے صرف سنگارینی کی کالریز تک محدود ... حال ہی میں اس نے اپنی مشینیں کوتھاگوڈیم منتقل کی ہیں چنانچہ یہ محسوس کیا جانے لگا کہ کوئلہ کھودنے کی کمپنی ممالک محروسہ میں ان تمام رقبوں سے کوئلہ نکالنے کی کوشش نہیں کر رہی ہے جن کو پٹہ حاصل کر لیا ہے۔ لیکن پٹے کی شرائط کے مطابق کمپنی کو پٹے کا رقبہ کم کر دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا تھا۔

۲۔ حکومت ہند کے سابق صدر ناظم ارضیاتی پیمائش سر سیرل فاکس کے بیان کے مطابق گونڈوانا کی زمانی چٹانوں میں ... ملین ٹن کوئلہ موجود ہے اور کوئلے کے قابل کان کنی ذخیروں کا تخمینہ ... ملین ٹن ہے۔ اگر قابل کان کنی کوئلہ کی مقدار ... ملین ٹن قرار دے دی جائے اور یہ تسلیم کیا جائے کہ ۲۳ فی صد کی مقدار کوئلہ نکالا جاتا ہے تو قابل حصول کوئلہ کی مقدار ... ملین ٹن ہوتی ہے۔ چونکہ اس مقدار میں وارد یا اور پٹے کے رقبوں کا کوئلہ بھی شامل ہے اس لئے اگر اس خطے کی بابت ... فی صد مقدار علیحدہ کر دی جائے تب بھی تب حیدرآباد میں قابل حصول کوئلہ کا تخمینہ ... ملین ٹن ہوتا ہے۔ ممالک محروسہ میں ۱۸۸۶ء میں کوئلے کی کھدائی کا کام شروع ہوا اور اس وقت سے اب تک صرف ... ملین ٹن کے قریب کوئلہ نکالا گیا ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ گذشتہ ۵۰ سال کے عرصہ میں کوئلہ نکالنے کا کام اتنا اطمینان بخش نہیں رہا جتنا کہ ہونا چاہئے اور سنگارینی کی کانوں کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے کہ ان سے سنگارینی کالیریز کمپنی نے قابل حصول کوئلہ کا صرف ایک حصہ نکالا ہے۔

۳۔ کوئلے کی کھدائی اور صنعتوں کے لئے اس کی فراہمی پر حکومت کی نگرانی کے مفاد کی اہمیت کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ ملک کی فلاح و بہبود کا انحصار صنعتوں کی ترقی اور کامیابی پر ہوتا ہے اور ممالک محروسہ میں ان کے لئے اہم قوت محرکہ کوئلہ ہی ہے۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ ملک کی عام فلاح و بہبود کے پیش نظر حکومت کوئلے کی کھدائی سے دلچسپی لے اور اس کا خیال رکھے کہ کوئلہ کی کم سے کم مقدار ضائع ہو اور ملک کی کانوں کی زیادہ سے زیادہ مقدار میں کوئلہ حاصل کر کے اسے صنعتوں کے لئے مناسب طور پر تقسیم کرے۔ حیدرآباد کی ابھرتی ہوئی صنعتوں کی تنظیم کی تجاویز کے پیش نظر ایسا کرنا اور بھی ضروری ہے کیونکہ اس وقت نئی صنعتوں کا دارومدار زیادہ تر کوئلے کی فراہمی پر ہوگا۔

۴۔ جنگ کی وجہ سے قیمتیں بڑھ گئیں اور اجرتوں میں عام طور پر اضافہ ہو گیا۔ کانوں میں جو مزدور کام کرتے تھے انہیں کانوں کے باہر بھی کافی روزگار ملنے لگا اور وہ اچھی اجرت بھی پانے لگے اور اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد کم ہو گئی۔ جب ہندوستان پر جاپانی حملہ کا خطرہ پیدا ہوا تو کانوں میں کام کرنے کے خطرات شدید تر ہو گئے اور اس کی وجہ سے کان کنوں کی بڑی تعداد نے کوئلے کی کانوں میں کام کرنا چھوڑ دیا۔ ان حالات کے بعد یہ ظاہر ہو گیا کہ کوئلے کی برآمدگی صرف اسی طرح برقرار رہ سکتی ہے کہ حکومت کوئلے کی کانوں پر حق نگرانی حاصل کرے اور اپنے اختیارات نظم و نسق سے کام لے کر کانوں میں کام کرنے کے واسطے مزدوروں کی فراہمی اور برقراری کے مختلف طریقے اختیار کرے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو یہ اندیشہ تھا کہ کوئلے کی برآمدگی میں اور بھی کمی ہو جائے گی اور اس کی وجہ سے ملکی مساعی پر برا اثر پڑے گا۔ کوئلے سے متعلق حکومت ہند کے اسباب اقتدار بھی اس نقطۂ نظر سے متعلق تھے۔

۵۔ مذکورۂ بالا اسباب کی بنا پر یہ لازمی ہو گیا کہ حکومت سرکار عالی سنگارینی کالیریز کمپنی پر حق نگرانی حاصل کرے اور یہی ضروری تصور کیا گیا کہ اس اختیار کے حصول سے متعلق گفت و شنید کرتے وقت اگر ممکن ہو سکے تو یہ بھی انتظام کیا جائے کہ حیدرآباد دکن کمپنی لمیٹیڈ کو ممالک محروسہ میں کوئلہ، سونا، ہیرا اور دوسری معدنیات کی کھدائی سے متعلق جو حقوق اور مراعات عطا کئے گئے ہیں وہ مناسب معاوضہ دے کر واپس لے لئے جائیں تاکہ ممالک محروسہ کی معدنی دولت عطیۂ المدنی المست مراعات کی پابندیوں سے آزاد ہو جائے کیونکہ بہ طرز کوئی حکومت بھی انہیں مناسب یا موزوں تصور نہیں کر سکتی۔

۳۔ مخالفت

۱۔ چونکہ حیدرآباد دکن کمپنی اصل کمپنی تھی اس لئے پہلے لندن کے مارکٹ میں اس کے حصص خریدنے پر غور کیا گیا۔ حیدرآباد دکن کمپنی کے حصہ کی قیمت تو ... پونڈ تھی لیکن اس کی آمدنی جو تقریباً سب کی سب سنگارینی کالیریز لمیٹیڈ میں اس کے حصے ہوتی تھی کی حصول کو بہت زیادہ بار عائد ہونے کی وجہ سے حصص کی قیمت گر کر دو پونڈ کے قریب رہ گئی تھی۔ پہلی نظر میں تو صورت حال بہت دلکش معلوم ہوتی لیکن جب حالات کا اچھی طرح مطالعہ کیا گیا تو یہ معلوم ہوا کہ اگر لندن کے مارکٹ میں حیدرآباد دکن کمپنی کے حصص کی خریداری شروع کی گئی تو ان کی قیمت بڑھ جائے گی اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس اضافے کی حد کیا ہوگی۔

۷۔ اس کے علاوہ تحقیقات سے یہ بھی پتہ چلا کہ مختلف لوگوں کے پاس حیدرآباد دکن کمپنی کے جو حصص ہیں ان سب کو خریدنا ممکن نہیں اور یہ کہ ظاہر تھا کہ حیدرآباد دکن کمپنی کے حصص کو ان کی کثرت سے خریدے بغیر اس کمپنی کو مسدود کرنا یا اس کی املاک کو اس کے قبضے سے نکالنا ممکن نہ ہو سکے گا۔ ایسا طرز کار اختیار کرنے میں بعض قانونی، مالی اور دستوری مشکلات بھی تھیں۔ مزید برآں خریداری کے اس طریقے سے ریاست حیدرآباد کو بطور منافع اس رقم کا نصف حصہ ملتا جو وہ اب سنگارینی کالیریز کمپنی کی حصہ داری کی حیثیت سے حاصل کرے گی۔ چنانچہ بہت غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ سنگارینی کالیریز کمپنی میں حیدرآباد دکن کمپنی کی املاک خریدلی جائے جس میں سنگارینی کالیریز کمپنی کے ... فیصد حصص شامل ہیں۔

۸۔ اس ضمن میں مستند تجارتی اداروں اور لندن اور ہندوستان کے مشہور دلالوں کے ذریعے بہت احتیاط کے ساتھ چھان بین کی گئی اور یہ قطعی طور پر معلوم کر لیا گیا کہ حیدرآباد دکن کمپنی لمیٹیڈ کو اگر معقول قیمت پیش کی جائے تو وہ سنگارینی کالیریز کمپنی لمیٹیڈ کے معمولی حصص اور کفالتی تمسکات کی شکل میں اپنا کل اثاثہ فروخت کرنے پر آمادہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی قطعی طور پر معلوم کر لیا گیا کہ محصول آمدنی کی بلند شرح کی وجہ سے لندن کے حصہ داروں سے سنگارینی کالیریز لمیٹیڈ کے حصص ہندوستان کے حصہ داروں کے مقابلے میں زیادہ فائدہ بخش نرخ پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۹۔ جن مالیاتی اداروں سے اس ضمن میں مشورہ طلب کیا گیا انہوں نے گذشتہ چند سال کے دوران میں کمپنی کی مالی حالت کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ مشورہ دیا کہ اگر حکومت سرکار عالی حصص خریدنے کا فیصلہ کرے تو حیدرآباد دکن کمپنی لمیٹیڈ کو پہلے ۱۱ روپے فی حصہ پیش کئے جائیں اور اگر ضرورت ہو تو یہ پیش کش ۲۰ روپے فی حصہ تک بڑھا دی جائے کیونکہ اس وقت ہندوستانی مارکٹ میں اس کی قیمت ۲۰ روپے فی حصہ کے قریب تھی۔

۱۰۔ باب حکومت سرکار عالی نے اس مسئلہ پر غور کیا اور باب حکومت کی سفارش پر اعلیٰ حضرت بندگان عالی نے حیدرآباد دکن کمپنی لمیٹیڈ کے مقبوضہ سنگارینی کالیریز کمپنی لمیٹیڈ کے حصص اور کفالتی تمسکات کی خریدی کے لئے گفت و شنید کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ چنانچہ کمپنی کی مجلس نظماء کو حکومت کے نمائندے مسٹر ... حیدرآباد دکن کمپنی لمیٹیڈ کے اثاثوں کے حصص ... کفالتی تمسکات کی خریداری کے متعلق گفت و شنید کرنے کا مجاز قرار دیا گیا۔

(۱۱) چنانچہ ۱۹۴۰ء میں یہ تجویز پیش کرتے وقت یہ سفارش بھی کی گئی کہ حکومت کی ہدایات کے مطابق یہ کارروائی انجام دینے کے لئے نواب میر نواز جنگ بہادر معتمد مالیات کو بحیثیت والی جہاز لندن روانہ کیا جائے اور میر لائق علی صاحب ناظم والی حیدرآباد دکن کمپنی کو جو ہندوستان کے [illegible] کی حیثیت سے لندن جانا چاہتے تھے ان مباحث کی انجام دہی میں شریک کیا جائے لیکن چونکہ معتمد صاحب مالیات کے لئے بروقت جانا دشوار تھا، بروقت جگہ حاصل نہ کی جا سکی اور کمپنی کی روانگی میں بھی تاخیر ہوگئی اس لئے یہ دونوں صاحبان لندن روانہ نہ ہو سکے۔ تاہم میر لائق علی صاحب اور نواب میر نواز جنگ بہادر اس معاملت سے متعلق گفت و شنید کے تمام مراحل میں شریک رہے۔

(۱۲) بہت طویل گفت و شنید کے بعد آخرکار حیدرآباد دکن کمپنی لمیٹڈ سے معاملت طے ہوا اور اب حکومت کی سفارش اور حضرت بندگان اقدس کی منظوری سے حسب ذیل حصص و تمسکات کی خریداری کا معاہدہ کیا گیا۔

(۱) حیدرآباد دکن کمپنی لمیٹڈ کے مقبوضہ سنگارینی کالریز کمپنی لمیٹڈ کے ۱۰ روپے کلدار قیمت اسمیہ والے [illegible] حصص بحساب [illegible] روپے کلدار فی حصہ۔

(۲) حیدرآباد دکن کمپنی کے مقبوضہ سنگارینی کالریز کمپنی لمیٹڈ کے سو سو روپے کلدار کے چھ فیصد والے [illegible] کفالتی تمسکات بشمول مجتمع شدہ سود بابت [illegible] پاؤنڈ۔

(۱۳) گفت و شنید کے آخری مراحل میں حیدرآباد دکن کمپنی نے [illegible] پونڈ کے عوض مالکانہ حقوق دوسری کالریز سے متعلق اپنے تمام حقوق اور مراعات سے بحق سرکار عالی دست برداری پر بھی آمادگی ظاہر کی۔ جن جن ساتھی کی [illegible] کو پٹہ [illegible] کے تحت [illegible] نمبروں کی [illegible]

(۱۴) حکومت سرکار عالی کے مشیر قانونی نے اس معاملت سے متعلق دستی نامہ بغرض بیع مرتب کیا اور اس دستی نامہ کے مطابق [illegible] دسمبر ۱۹۴۰ء کو طے شدہ رقم کے عوض حصص کفالتی تمسکات اور دوسرے حقوق اور مراعات وغیرہ حاصل کر لئے گئے۔ ان حصص اور کفالتی تمسکات وغیرہ کو حکومت سرکار عالی کے نام رجسٹری کرانے کی کارروائی [illegible] ہے۔

(۱۵) اس تفصیل سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ معاملہ کمپنی کی مالی حالت کا اچھی طرح مطالعہ کرنے کے بعد اور مشہور مالیاتی اداروں اور لندن و ہندوستان کے مشہور وکلاء، انگلستان میں اپنے قانونی مشیروں اور کمپنی کی مجلس نظماء [illegible] سے مشورہ لینے کے بعد طے کیا گیا ہے۔ جب حکومت سرکار عالی نے اس معاملت کے مختلف مراحل میں ہر پہلو پر غور کیا اور حضرت بندگان اقدس نے اسے شرف منظوری عطا فرمایا۔ حکومت سرکار عالی نے سنگارینی کالریز کمپنی لمیٹڈ کے معمولی حصص ایسے وقت خریدے جب ہندوستان کے مارکیٹ میں ان کے نرخ تقریباً ۳ روپے [illegible] آنے فی حصہ [illegible] حاصل کئے ہیں۔ سابق چند ماہ میں ان حصص کی قیمت بہت بڑھی ہوئی تھی۔ [illegible]

چونکہ حکومت سرکار عالی کے پاس حیدرآباد دکن کمپنی کے [illegible] حصص ہیں اس لئے کمپنی کو مسدود کرتے وقت حکومت کو ان حصص کی قیمت اسی شرح سے ملے گی جو کمپنی اپنی تحلیل کے وقت اپنے حصہ داروں کو ادا کرے گی۔

(۱۶) دلچسپی کے لئے یہاں اس واقعہ کا اظہار بھی بے مناسب نہیں کہ جب یہ گفت و شنید ہو رہی تھی تو کلکتہ کے بعض مالیاتی اعتبار سے بااثر حلقے حیدرآباد دکن کمپنی سے سنگارینی کے حصص کی خرید سے بڑی دلچسپی کا مظاہرہ کر رہے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہندوستانی [illegible] ہمارا مقابلہ کرنے پر تیار ہیں۔ لیکن یہ معاملت اتنی خوش اسلوبی سے کی گئی کہ یہ صورت پیدا نہیں ہوئی۔ (باقی)

مصر کے انتخابات

وزیر اعظم کی نشری تقریر

قاہرہ [illegible] دسمبر — مصری پارلیمنٹ کے آیندہ انتخابات کے سلسلہ میں جس وزارتی بحران کی افواہ گشت کر رہی تھی مصر کے وزیر اعظم احمد ماہر پاشا نے اس کی تردید کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ تمام پارٹیاں جن کے اشتراک سے موجودہ حکومت قائم ہوئی ہے۔ آپس میں متحد ہیں۔ اب تک کل ۱۳۵ امیدوار جن میں چند وزراء بھی ہیں بلا مقابلہ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ۴۴ سعدی پارٹی کے نمائندے ہیں۔ ۴۰ لبرل، ۱۳ منفرد نیشنلسٹ اور ایک [illegible] وفد بلاک کا نمائندہ ہے۔ جو وزراء منتخب ہو چکے ہیں ان میں احمد ماہر پاشا بھی ہیں۔ امیدواروں کی فہرست مکمل ہونے کے بعد اب انتخابات [illegible] ہیں اور ابتدائی وزیر اعظم نے اپنی ایک نشری تقریر کے [illegible] پارلیمنٹ کی تاریخ میں پہلی دفعہ بہت سے امیدوار انتخابی ٹکٹ پر کثرت سے ہوئے ہیں۔ [illegible] ۲۶۴ نشستوں کے لئے [illegible] ۹۰۰ امیدوار ہیں جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے وفد پارٹی انتخابات میں حصہ نہیں لے رہی ہے۔

یونینسٹ وزارت بے نقاب

سلسلہ مضمون صفحہ (۵)

وصول کرے اور تمام مسائل پر ایک رائے کا اظہار کریں انہوں نے فرقہ شاہی کے دم چھلے یونینسٹوں کے خلاف اپنے مشترکہ مسائل کے لئے متحد ہو کر جدوجہد کی [illegible] اور خضر حیات لیگ اور کانگریس کو ایک دوسرے کا مخالف بنا کر اپنا [illegible] کرنے کی لاکھ کوشش کریں لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ [illegible] عوام کی [illegible] کے مقابلے میں

کانگریس اور لیگی ممبران وطن ایک دوسرے سے قریب تر ہو گیا۔

قومی حکومت کا جدید تصور

بقیہ سلسلہ صفحہ اول

قانون دانوں کی جو کمیٹی یہ کام انجام دے گی اگر وہ اپنی رائے [illegible] پیش کریں۔ اگر وہ اس بنیاد پر تقسیم کے مسئلہ پر بحث کریں تو ان کی کوششوں کی اہمیت [illegible]

شہری رسدات

سلسلہ مضمون صفحہ (۱)

اگر حقیقۃً تاجران سے کوئی توقع کی جا سکتی ہے تو وہ صرف یہی ہو سکتی ہے کہ وہ نامناسب نفع اندوزی کی ذہنیت سے [illegible] اس لحاظ سے مجھے قوی امید ہے کہ تاجران [illegible] ہوں گے اور حکومت کی جانب سے نافذ [illegible] تدابیر [illegible] مکمل طور پر تعاون عمل فرمائیں گے۔ قبل اس کے کہ میں اس مختصر بیان کو ختم کروں سول سپلائیز کے کنٹرول کو کامیاب بنانے کی جانب خاص طور سے توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کیونکہ جب تک اس کنٹرول کو مکمل طور پر کامیاب نہ بنایا جائے گا غذائی اجناس کی کنٹرول وغیرہ اصلی مقاصد میں تکمیل نہیں پا سکیں گے۔ کیونکہ ان کنٹرول کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے اگر کسان اپنی زرعی پیداوار سے حاصل کئے ہوئے زر نقد سے اپنی تمام ضروریات زندگی خرید نہ سکے تو لازماً اس کا اثر اجناس غذائی کے کنٹرول پر مترتب ہوگا۔ اس لئے یہ امر لازمی ہے کہ خریدار کو بہتر [illegible] بلا نفع اندوزی و ذخیرہ بندی کا پورا استفادہ حاصل ہو۔

رابطہ تالیف و ترجمہ

حیدرآباد ۱۵ر بہمن۔ گذشتہ جمعہ کو بعد نماز مغرب مولوی خواجہ محمد احمد صاحب مددگار ناظم آثار قدیمہ کے مکان واقع لال ٹکری پر رابطہ تالیف و ترجمہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں شائقین عربی کافی تعداد میں شریک تھے۔ ابتداء میں استاد عربی جیلان کے نونہالوں نے عربی ترانہ اور عربی مکالمے سے حاضرین کو محظوظ کیا ایک لڑکے سے جس نے چند ماہ قبل عربی شروع کی ہے۔ معتمد صاحب نے عربی میں سوالات کئے جس کے تشفی بخش جوابات بلکہ حاضرین کو یقین ہوگیا کہ صحیح طریقہ تدریس سے کتنی جلدی عربی سیکھی اور بولی جاسکتی ہے۔

اس کے بعد معتمد صاحب نے "فلسفہ تربیت" پر ایک جامع تقریر کی دوران تقریر میں آپ نے کہا کہ زندہ قومیں اصول تربیت کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ اور بچپن ہی سے بچوں کو اپنی ثقافت اور تعلیم سے مالا مال کردیتی ہیں اور ابتدائی دور ہی میں خارجی اثرات سے انھیں محفوظ رکھنے کی حسب ضرورت جتن کرتی ہیں کیونکہ بچہ کا ذہن سفید کاغذ کے مانند ہوتا ہے۔ اس لئے ذہن پہلی کتاب اس پر غالب رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی مشن بچوں کی طرف خاص توجہ کرتے ہیں۔ اور انھیں اس میں بڑی کامیابی حاصل ہوتی ہے معتمد صاحب کی تقریر کے بعد مولوی عبداللہ رشید صاحب نے "تربیت" کے متعلق اپنے تعلیمی تجارب بیان کرتے ہوئے کہا کہ عربی پڑھانے والے میزان و منشعب جیسی کتابوں سے مبتدیوں کو شروع کراتے ہیں۔ جس سے انھیں ایک لازماً ایک تیسری زبان فارسی بھی جاننی پڑتی ہے اور طلباء ایک نئی کشمکش میں مبتلا ہوکر عربی کو مشکل جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس غلط طریقے سے عربی کی نشر و اشاعت کبھی نہیں ہوسکتی۔"

اس کے بعد لطیفہ بازی کا دور شروع ہوا۔ معتمد صاحب ڈاکٹر خورشید حسین صاحب اور حکیم محمد حبیب اللہ صاحب اور قدیر اللہ صاحب نے دلچسپ لطائف سنائے۔

آئندہ جلسہ حکیم مولوی حبیب اللہ صاحب کے مکان واقع افضل گنج متصل رہبر دکن بعد مغرب منعقد ہوگا۔ معتمد صاحب شائقین عربی سے مستدعی ہیں کہ جلسہ میں شریک ہوکر عربی کی نشر و اشاعت میں ممد و معاون ہوں۔

جنگ قریب الختم نہیں ہے

لندن ۲۴ر دسمبر۔ اس میں شک نہیں کہ جرمنوں کے نئے جارحانہ اقدام کا پہلا سرکاری رد عمل یہ ہوا کہ اگلی صف کے فوجی لا کر سپاہ کو طلب کیا گیا ہے جس سے اس سیاسی رجائیت کا خاتمہ ہوگیا کہ جنگ اپنے آخری ہفتہ میں داخل ہورہی ہے کیا جاتا ہے کہ متذکرہ فیصلہ ممالک متحدہ امریکہ کے فوجی حکام سے اور سے کے بعد کیا گیا۔ باخبر حلقوں میں بتایا جاتا ہے کہ فیلڈ مارشل مانٹگمری نے جو پہلی امریکی فوج کا معائنہ کرچکے ہیں اپنی رپورٹ راست جنگی کابینہ کے سامنے پیش کردی اور ان کے خیالات کی بنا پر جنگ کی ختم کی کرسمس سے پہلے ایک دن متذکرہ فیصلہ کیا گیا ہے اس قریب خیال کی بیخ کنی ہوگئی کہ جنگ قریب ختم ہے۔

لڑنے والے سپاہ کے عصری معیار کے مطابق لڑائی لڑنے والے سپاہ کے اضافہ سے تقریباً بیس نئی ڈویژنیں بنائی جائیں گی۔ جس میں علاوہ سے نئی سپاہ حاصل کی جائے گی۔ وجہ ظاہر ہے۔ اس لئے فوج کے نئے آدمی ان اسلحہ سازی کے کارخانوں اور صنعتوں سے لئے جائیں گے۔ جن میں آدمی ضرورت سے زائد ہیں۔

نئی لڑنے والی یونٹوں کو سرما میں ابتدائی تربیت دی جائیگی وہ بہار میں تازہ فوج کا کام دینگے (اے پی)

روسی اخبارات کا ایران کے شاہی خاندان پر جانبداری کا الزام

ماسکو ۲۵ر دسمبر۔ رائٹر کا خاص نامہ نگار روسی اطلاعات سے مطلع کرتا ہے کہ اخبار جنگ اور مزدور نے تیل کے مراعات کے مسئلہ پر ایک مضمون قلمبند کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایران کے غیر اداروں اور حکمران طبقے نے روسی حکومت کے ساتھ امتیازی برتاؤ کرنا شروع کردیا ہے۔ روسی اخبار لکھتا ہے کہ سابقہ جنگ عظیم کے اختتام پر رائل ڈچ کمپنی کے نمائندے طہران میں آئے اور تیل کے متعلق گفت و شنید شروع کردی اس طرح ۱۹۴۳ء کے شروع میں اسٹینڈرڈ آئیل کمپنی اور سینکلر کے نمائندے طہران میں آئے اور گفت و شنید شروع کردی تھی اب امریکی اور برطانوی اخبارات وغیرہ ایرانی تیل کی تاریخ دیتے ہوئے بتاتے ہیں کہ روس نے لندن اور واشنگٹن کے مشورہ کے بغیر طہران میں تیل کی کارروائیاں شروع کردیں۔ ورنہ صورت یہ ہے کہ ڈچ، برطانوی امریکی کمپنیوں نے جن کی نمائندگان ممالک کے سفیروں نے کی جو طہران میں متعین تھے۔ نیز گفت و شنید روس کے علم کے بغیر ہوئی روس نے قانونی تجویز جو تہران میں پیش کی ہیں جن کی تنسیخ یا تجویز کے لئے جو تحریکیں کی گئی ہیں وہ ہرگز حق بجانب نہیں ہیں۔ ایران نے جو کچھ کیا ہے روس کی ضد میں کیا ہے۔ خصوصاً حکمران طبقہ ایران جیسے محبت پسند ملک کو نقصان پہنچانے کا سامان کررہے ہیں۔

لڑائی کا پانسہ پلٹ چکا

پریسیڈنٹ روزولٹ کی کرسمس کی نشری تقریر

واشنگٹن ۲۴ر دسمبر۔ پریسیڈنٹ روزولٹ نے کرسمس کی ایک نشری تقریر میں ممالک متحدہ امریکہ کے عوام اور امریکی فوجیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا "لڑائی کا پانسہ پلٹ گیا ہے۔ آہستہ لیکن فیصلہ کن طریقہ پر ان لوگوں کی تباہی کا سامان ہوچکا ہے۔ جو تہذیب و ثقافت کو تباہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

پریسیڈنٹ روزولٹ نے کہا کہ وہ اس کی پیش قیاسی تو نہیں کرسکتے کہ جنگ کب ختم ہوگی۔ غنیم کے پاس اب بھی کافی انسانی قوت اور فوجی طاقت موجود ہے لیکن خود غنیم کو اب یہ معلوم ہوچکا ہے کہ اس کی تباہی کا وقت آپہنچا ہے۔

پریسیڈنٹ روزولٹ نے یہ کہتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی کہ اگر ہم اپنے فرائض کی ادائیگی میں اپنے حصہ کی جانب جلد توجہ کریں تو وہ دن بہت جلد آسکتا ہے جب کہ غنیم کا پوری طرح قلع قمع کردیا جائے۔

مغربی محاذ پر جنگ کا رخ بدل گیا

اتحادی ہوا کے درخشاں کارنامے

لندن ۲۵ر دسمبر۔ مغربی محاذ پر اب جنگ کا رخ بدل گیا ہے جیسا کہ توقع کی جاتی ہے کہ اتحادی ہوائیہ نے اس تبدیلی کو لانے میں بہت بڑا حصہ لیا۔

جب سے کہ جرمنوں نے اپنا جارحانہ حملہ شروع کیا ہے اس وقت سے لیکر اب تک کسی وقت کے مقابل میں بھی کل شب میں بری جنگ کی صورت حال بہتر رہی۔ موسم بالکل صاف تھا اور اتحادیوں کے طیاروں نے جن میں بہت سے جاری تھے تقریباً ۱۰۰۰۰ پرواز کئے کل امریکی ہوائیہ نے (۳۰۰۰) طیارے روانہ کئے (۱۰۰۰) لڑاکو اور بمبار طیاروں کے ساتھ تقریباً (۲۰۰۰) جس کی مسافت کی گئی شاہی ہوائیہ بھی ان میں اور رات میں بھی پورے زور کے ساتھ کام کرتا رہا ہمارے ہوائی حملوں کے نشانے جرمنوں کے (۱۱) ہوائی مستقر اور فرانکفورٹ اور دیگر مقامات کی طیارہ گاہیں بھی ہوئی تھیں۔

کل نفٹ وافے نے بھی پوری زور کے ساتھ کام کیا اور بہت سے ہوائی لڑائیوں کی اطلاع وصول ہوئی ہے ابتدائی روک تھام کی کارروائی سے یہ پایا جاتا ہے کہ کم از کم (۱۰۰) جرمن طیارے مار گرادیئے گئے۔

اتحادی افواج بلجیم اور لکسمبرگ کے دو نمایاں مقامات کے خلاف اپنی قوت جمع کررہی ہیں اور جرمنوں کو روک دیا گیا ہے۔ اور دونوں بازوؤں پر دشمن زبردست نقصانات اٹھارہا ہے جس کو خود جرمنوں نے تسلیم کرلیا ہے۔ (رائٹر)

اعلان

مورخہ ۷ مہر بہمن ۱۳۵۵ ف

نشان (۷۰)

محکمہ صدر ناظم و معتمد سرکار عالی صیغہ رسد

حسب الحکم عالیجناب نواب صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی

بہ نفاذ ان اختیارات کے جو حسب فقرہ ۲ (۲) (ب) قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ ۱۳۵۲ ف و فقرہ (۲) محکم نگرانی اجناس خوردنی بابتہ ۱۳۵۳ ف صدر اعظم بہادر باجلاس باب حکومت کو حاصل ہیں، اعلان محکمہ رسد نشان (۲۲) واقع ۲۷ اردی بہشت ۱۳۵۳ ف میں حسب ذیل ترمیم کی جاتی ہے

(۱) اعلان مذکورہ کے فقرہ ۲ کے ذیلی فقرات (۱) و (۲) اور (۳) میں جہاں کہیں لفظ "چاول" استعمال ہوا ہے اس کے بعد الفاظ "یا دھان" اضافہ کئے جائیں۔

(۲) ضمیمہ ب منسلکہ اعلان مذکور کو حذف کرکے اس کے بجائے حسب ذیل ضمیمہ ب قائم کیا جائے۔

منجانب صدر ناظم و معتمد رسد

ضمیمہ (ب) فہرست ابتدائی بازارات چاول و دھان — دیکھو فقرہ (۲)

نمبر شمار	نام ضلع	نام ابتدائی بازارات	انتہائی قیمت فی پلہ وزنی ۱۲۰ سیر — موٹا — چاول	موٹا — دھان	کیجڑی — چاول	کیجڑی — دھان
۱	میدک	(۱) میدک	۳۲-۰-۰	۲۱-۰-۰	۳۶-۸-۰	۲۴-۴-۰
		(۲) اندول	۳۲-۰-۰	۲۱-۰-۰	۳۶-۰-۰	۲۳-۱۲-۰
		(۳) سدی پیٹھ	۳۱-۰-۰	۲۰-۴-۰	۳۶-۰-۰	۲۳-۱۲-۰
		(۴) یلا ریڈی	۳۳-۰-۰	۲۰-۱۲-۰	۳۶-۸-۰	۲۳-۱۲-۰
		(۵) کلیکور	۳۲-۸-۰	۲۱-۰-۰	۳۶-۰-۰	۲۴-۴-۰
۲	محبوب نگر	(۱) محبوب نگر	۳۲-۰-۰	۲۰-۱۲-۰	۳۸-۸-۰	۲۵-۰-۰
		(۲) ناگر کرنول	۳۰-۰-۰	۱۹-۱۲-۰	۳۸-۸-۰	۲۴-۴-۰
		(۳) مکتل	۳۱-۰-۰	۲۰-۴-۰	۳۶-۰-۰	۲۵-۰-۰
		(۴) پرگی	۳۰-۰-۰	۱۹-۱۲-۰	۳۶-۰-۰	۲۴-۴-۰
		(۵) سمستان ونپرتی	۳۰-۰-۰	۱۹-۱۲-۰	۳۶-۰-۰	۲۴-۴-۰
		(۶) " امرچنتہ	۳۰-۸-۰	۱۹-۱۲-۰	۳۶-۸-۰	۲۴-۴-۰
		(۷) " جٹپرول	۳۱-۰-۰	۱۹-۱۲-۰	۳۶-۰-۰	۲۴-۴-۰
		(۸) " گدوال	۳۰-۰-۰	۱۹-۱۲-۰	۳۶-۰-۰	۲۴-۴-۰
		(۹) شاد نگر	۳۲-۰-۰	۲۰-۱۲-۰	۳۶-۸-۰	۲۴-۴-۰
		(۱۰) نارائن پیٹھ	۳۰-۰-۰	۱۹-۱۱-۰	۳۷-۰-۰	۲۴-۴-۰
		(۱۱) بادے پلی	۳۲-۰-۰	۲۰-۱۲-۰	۳۶-۸-۰	۲۴-۴-۰
۳	نلگنڈہ	(۱) نلگنڈہ	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۶-۸-۰	۲۳-۱۲-۰
		(۲) جنگاؤں	۳۲-۰-۰	۲۰-۱۲-۰	۳۶-۸-۰	۲۵-۰-۰
		(۳) سوریا پیٹھ	۳۰-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۶-۸-۰	۲۳-۴-۰
		(۴) بھونگیر	۳۲-۸-۰	۲۰-۱۲-۰	۳۶-۸-۰	۲۴-۴-۰
		(۵) حضور نگر	۳۲-۰-۰	۲۱-۰-۰	۳۶-۰-۰	۲۳-۱۲-۰
		(۶) مریال گوڑہ	۲۹-۸-۰	۱۹-۰-۰	۳۶-۰-۰	۲۳-۴-۰
		(۷) دیورکنڈہ	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۶-۸-۰	۲۳-۱۲-۰
۴	نظام آباد	(۱) نظام آباد	۳۱-۸-۰	۲۰-۴-۰	۳۶-۸-۰	۲۴-۰-۰
		(۲) آرمور	۳۰-۴-۰	۱۹-۴-۰	۳۵-۱۲-۰	۲۳-۸-۰
		(۳) کاماریڈی	۳۱-۸-۰	۲۰-۴-۰	۳۶-۴-۰	۲۴-۰-۰
		(۴) بانسواڑہ	۳۰-۱۲-۰	۱۹-۸-۰	۳۵-۱۲-۰	۲۳-۴-۰
		(۵) بودھن	۳۱-۴-۰	۲۰-۰-۰	۳۶-۴-۰	۲۳-۱۲-۰
۵	کریم نگر	(۱) کریم نگر	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۵-۸-۰	۲۳-۰-۰
		(۲) جگتیال	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۵-۸-۰	۲۳-۰-۰
		(۳) حضور آباد	۳۱-۸-۰	۲۰-۰-۰	۳۶-۸-۰	۲۳-۰-۰
		(۴) مادھاپور	۲۹-۰-۰	۱۹-۰-۰	۳۴-۰-۰	۲۳-۴-۰
		(۵) پرکال	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۶-۰-۰	۲۳-۱۲-۰
		(۶) سرسلہ	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۵-۸-۰	۲۳-۰-۰
		(۷) سلطان آباد	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۵-۰-۰	۲۳-۰-۰

نمبر شمار	نام ضلع	نام ابتدائی بازارات	انتہائی قیمت فی پلہ وزنی ۸۰ سیر — موٹا — چاول	موٹا — دھان	کیجڑی — چاول	کیجڑی — دھان
	کریم نگر	(۸) پداپلی	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۵-۰-۰	۲۳-۰-۰
		(۹) کورٹلہ	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۵-۸-۰	۲۳-۰-۰
		(۱۰) منتھنی	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۵-۸-۰	۲۳-۰-۰
		(۱۱) جمی کنٹہ	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۶-۸-۰	۲۳-۰-۰
۶	عادل آباد	(۱) نرمل	۲۹-۰-۰	۱۸-۱۲-۰	۳۲-۰-۰	۲۱-۰-۰
		(۲) لکسیٹی پیٹھ	۳۰-۰-۰	۱۹-۴-۰	۳۳-۰-۰	۲۲-۰-۰
		(۳) چنور	۲۹-۰-۰	۱۹-۰-۰	۳۳-۰-۰	۲۱-۱۲-۰
		(۴) [illegible]	۲۸-۰-۰	۱۸-۰-۰	۳۲-۰-۰	۲۰-۰-۰
۷	رائچور	(۱) گنگاوتی	۲۹-۰-۰	۱۸-۱۲-۰	۳۵-۰-۰	۲۲-۱۲-۰
		(۲) سالار پور	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۵-۰-۰	۲۲-۱۲-۰
		(۳) کپل	۲۹-۸-۰	۱۹-۰-۰	۳۴-۰-۰	۲۲-۰-۰
۸	گلبرگہ	(۱) کوڑنگل	۳۰-۰-۰	۱۹-۱۲-۰	۳۵-۰-۰	۲۲-۱۲-۰
		(۲) یادگیر	۳۰-۰-۰	۱۹-۱۲-۰	۳۵-۰-۰	۲۲-۴-۰
		(۳) [illegible]	۳۰-۰-۰	۱۹-۴-۰	۳۴-۸-۰	۲۲-۴-۰
۹	ناندیڑ	(۱) [illegible]	۳۰-۰-۰	۱۹-۴-۰	۳۵-۰-۰	۲۴-۴-۰
		(۲) بلولی	۳۰-۰-۰	۱۹-۴-۰	۳۳-۰-۰	۲۲-۴-۰
		(۳) دیگلور	۲۹-۰-۰	۱۸-۱۲-۰	۳۳-۰-۰	۲۱-۴-۰
۱۰	اطراف بلدہ	تمام بازارات	۳۴-۰-۰	۲۱-۰-۰	۳۷-۰-۰	۲۳-۴-۰
۱۱	باغات	تمام بازارات	۳۴-۰-۰	۲۱-۰-۰	۳۸-۰-۰	۲۴-۴-۰
۱۲	ورنگل	(۱) ورنگل	۳۲-۰-۰	۲۰-۱۲-۰	۳۰-۰-۰	۲۵-۰-۰
		(۲) کھمم	۳۱-۰-۰	۲۰-۴-۰	۳۰-۰-۰	۲۵-۰-۰
		(۳) محبوب آباد	۳۱-۰-۰	۲۰-۴-۰	۳۸-۰-۰	۲۵-۰-۰
		(۴) مدیرہ	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۰-۰-۰	۲۵-۰-۰
		(۵) [illegible]	۳۰-۰-۰	۱۹-۴-۰	۳۰-۰-۰	۲۴-۰-۰
		(۶) [illegible]	۳۰-۰-۰	۱۹-۴-۰	۳۶-۰-۰	۲۴-۰-۰
		(۷) ییلندہ	۳۰-۰-۰	۱۹-۱۲-۰	۳۰-۰-۰	۲۴-۴-۰
		(۸) [illegible]	۳۱-۰-۰	۲۱-۰-۰	۳۰-۸-۰	۲۵-۰-۰
		(۹) [illegible]	۳۱-۰-۰	۲۰-۰-۰	۳۶-۰-۰	۲۴-۴-۰
		(۱۰) پالونچہ	۳۱-۴-۰	۲۰-۰-۰	۳۰-۰-۰	۲۴-۴-۰